

# Test 1

## سوال نمبر 1 دین اور مذہب میں فرق

1- تعارف

انسان کو قدیم زمانے میں کھوکھوں کی صورت تھی۔ انسان کے تاریخ کے پر دور میں مذہب موجود رہا ہے۔ ابتداء میں مذہب آباؤ اجداد کی محبت سے شروع ہوئی۔ ایسے اباؤ اجداد کی محبت میں قدم لوٹ اٹلی پریشوں کے لیے تصویریں یا مورتیاں بنائے جسکی پوجا کی جاتی تھی۔ آنے والوں نے بھی ایسے اسلاف کی پجروی کی۔ آنے والے زمانے میں مذہب کے ارتقا سے گھر ہوئے ہیں۔

2- دین اور مذہب کے معنی اور مفہوم

دین

دین کے لفظی معنی: دین کے معنی "سنو و جزا" "غلبہ بلندی" "طریقہ یا مسلک"

دین کے اصطلاحی معنی

دین کے اصطلاحی معنی "ایک طریقہ حیات یا طرز حیات"

جسکے مطابق زندگی گزاری جائے۔

ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق "دین انسان کے معاشی نظام"

معاشی نظام، سماجی نظام، اخلاقی نظام اور روحانی نظام کا مجموعہ

۱۱

مذہب کے معنی :

مذہب عربی زبان کے لفظ مذہب سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہیں طریقہ حیات، زندگی گزارنے کا طریقہ

مذہب کے اصطلاحی معنی

مذہب <sup>تعارف</sup> ایمیل ڈراما کے مطابق

” اللہ تعالیٰ کے بارے میں یا روحانیت کے بارے میں

عقائد بن جانا بھی مذہب کہلاتا ہے۔“

پروفیسر ڈاکٹر سنی کے مطابق

” مذہب بنیادی عقائد اور اصول بنیاد پر کی جانے والی رسومات کا مجموعہ ہے۔“

دین اور مذہب میں فرق

دین                      مذہب

1- قرآن میں اس کے لیے الدین کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے وہ قلمی ضابطہ حیات جس کے مطابق انسان اپنی زندگی گزار سکے۔  
مذہب کی تعلیمات یا لہجہ اور جامع نہیں ہوتی۔ یہ عقائد کے بنیاد پر کی جانے والی رسومات کا مجموعہ ہوتا ہے۔

2- دین میں خالص توحید کا تصور ہوتا ہے۔ دین اللہ تعالیٰ کے وحدانیت کی تعلیم دیتا ہے۔  
مذہب میں خالص توحید کا تصور نہیں ہوتا ہے۔ مذہب میں شرک کی آمیزش شامل ہوتی ہے۔

3- دین کے احکامات وحی الہی مذہب صرف روایات اور

کے ذریعے ہوتے ہیں اور اس میں شکوک و شبہات کی گنجائش نہیں ہوتی۔  
 اور سوچنا کا مجموعہ ہے اس کا کوئی مستند ذریعہ نہیں ہوتا۔

4- دین کے احکامات کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ یہ آج بھی اسی طرح محفوظ ہے جس طرح یہ آج سے 1400 سال پہلے تھا۔  
 مذہب کی تعلیمات میں وقت کے ساتھ ساتھ کھریں ہوئی گئی۔ آئے والے وقتوں میں اس میں نئے نئے بدعات کا اضافہ ہوتا گیا۔

5- دین ایک مکمل اور جامع تعلیم دیتا ہے۔ جس میں انسان کے معاشرتی، معاشرتی، اخلاقی، سیاسی اور روحانی مسائل کے مطابق تعلیمات موجود ہوتی ہے۔  
 مذہب ایک مکمل ضابطہ حیات نہیں ہے۔ اس میں زندگی گزارنے کے سارے اصول موجود نہیں ہیں۔

6- زندگی کے ہر پہلو سے متعلق مکمل اور ہم آہنگ معلومات فراہم کرتا ہے۔ زندگی کے سبب سے متعلق تعلیمات ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر یہ تعلیمات ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوں گے تو ایہ علم کا سبب بنتی ہے۔

7- دین کا مقصد انسان کی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ یہ انسان کو ایک ایسا جامع ہدایت دیتا ہے جس سے وہ دنیا و آخرت کی بہتر طریقے سے گزارتا ہے اور آخرت میں بھی اس کو خوش ہوتا ہے۔  
 مذہب میں انسان کی دنیا و آخرت کی بھلائی کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا جاتا۔

## انسانی زندگی میں دین کی اہمیت

”ہم نے تم پر اپنی رحمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔“ (الحجراتہ)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انسان کی دنیا و آخرت کی کھلائی کے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔ انسان کو اپنی زندگی میں ایسی جامع اور مکمل تعلیمات کی ضرورت پڑتی ہے جس کے ذریعے سے وہ اپنی زندگی بہتر طور پر گزار سکے۔ اسلام بطور دین ایک ایسا ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔ اسکی ہدایات آخرت تک ہدایت کا لازوال سرچشمہ ہے۔

### 1- طریق زندگی کے اعتبار سے دین کی اہمیت

انسان کو اپنی زندگی میں فکر کی اپنی راہ چاہیے ہوئی ہے جسکے مطابق وہ زندگی گزار سکتا ہو۔ انسان کو فکر کی یہ راہ اگر نہ ملے تو وہ مساری زندگی اپنی ذات کے بارے میں بنیادی سوالات کے بارے میں ابہام کا شکار ہو جاتا ہے اور اسکے جو امانتوں کے سرنگوں رہنا ہے۔ مثلاً انسان کہاں سے آیا؟ انسان کی موت کے بعد اسکے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟ اس دنیا کو چلازوالی ہستی کونسی ہے؟ انسان کا اس دنیا میں کیا مقام ہے؟ ان سب سوالات کے جواب انسان کو صرف دین میں ملتے ہیں۔ اسلام ایک کامل اور جامع دین ہے جو اس سے متعلق ہر سوال کا جواب فراہم کرتا ہے۔

### 2- اصل ہدایت

دین ہی اصل ہدایت فراہم کرتا ہے۔ دین جو نلہ وحی الہی کے ذریعے سے انسان تک پہنچاتا ہے تو وہ

یہ انسان کو مکمل اور اصل ہدایت فراہم کرتا ہے۔

”اور اصل ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے“ القرآن

-3

عدل و انصاف کا ذریعہ  
دین معاشقہ میں عدل و انصاف کا ذریعہ

ہے۔ انسان دین کی تعلیمات پر عمل کر کے عدل و انصاف

کرتا ہے۔ عدل و انصاف اللہ انسان کے دل میں اللہ کا

خوف پیدا کرتا ہے۔ قرآن میں آتا ہے۔

”اور اللہ کے احکامات کے مطابق عدل کے ساتھ رفتار

کرو۔

-4

دین خالق حقیقی کو پہچاننے کا ذریعہ

دین خالق حقیقی کو پہچاننے کا ذریعہ ہے

اس کے ذریعے یہ انسان اس سنتی کو پہچان لیتا

ہے جس نے انسان کو اور اس کا ثبات کو پیدا کیا۔

دین یہ سکھاتا ہے کہ وہ ذات واحد ہے اسکے لیے ساری

بیڑائی ہے۔ سورۃ اخلاص میں آتا ہے۔

وہ ایک ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ اسکی

کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اسکا

کوئی ہمسر و ثانی نہیں۔

دین حق ہے۔  
 دین انسان کو حق کی تعلیم دیتا ہے۔ انسان  
 کو نیکی اور سرائی میں سمجھ سکھاتا ہے۔ انسان  
 کو حق کا ساتھ دینے کا قابل بناتا ہے۔  
 قرآن مجید میں آتا ہے۔

والعمر بالمعروف والنہی عن المنکر  
 اور نیکی کی تعلیم دیجئے اور سرائی سے روکیں (قرآن)  
 تو دین انسان کو حق اور سچ سکھاتا ہے اور اس  
 پر ڈٹ جانے کی صلاحیت بھی عطا کرتا ہے۔

### خلاصہ بحث

مختصر یہ کہ انسان کی تاریخ میں  
 یہ موڑ پھر اسکا یہ اپت اور روشنی کی ضرورت  
 پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے درجے ایسے انبیاء و مرسلین  
 کو مبعوث فرمایا کہ انسانیت کے رہنمائی کا کام  
 مکمل ہو سکے۔ دین کی ضرورت ازل سے تھی اور اب  
 مدد ایسی حضرت محمد کی تعلیمات قرآن و سنت  
 کی شکل میں قیامت تک انسانیت کے لیے رہا ہیں  
 کا اللہ محمد سرچشمہ ہیں۔ دین کی اہمیت  
 اور ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

# حضرت محمدؐ پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ

## تعارف

حضرت محمدؐ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں آپ کو انسانیت کے فلاح کی تکمیل کے لیے دنیا میں مبعوث کیا گیا آپ نے انسانیت کو قرآن و سنت کی شکل میں بہترین تعلیم دی۔

آپ نے اپنے حُوقل و عمل سے ایسی مثال قائم کی جو رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات قرآن مجید کی شکل میں حضورؐ کے اوپر نازل فرمائے اور آپ نے اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھایا۔ زندگی کے جس پہلو سے متعلق احکامات قرآن مجید میں ہے۔ آپ نے وہ عملی ایسی اُمت کو کر کے دکھائی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہے۔

”حضورؐ قرآن کی جلتی پھرتی تفسیر تھے“

اس سے مراد ہے کہ قرآن میں جو بھی احکامات موجود ہیں آپ نے پورے اس کو اپنی عملی زندگی میں کیا اور ہمیں کر کے دکھایا۔ دنیا اور آخرت میں نجات کا ذریعہ حضورؐ کے احکامات اور آپ کی پیروی ہے۔ قرآن مجید میں آئی ہے۔

”اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ میں نہ رہو“

اس آیت میں اللہ کی رسی سے مراد حدیث اور  
قرآن مجید ہے۔ قرآن و سنت اللہ تعالیٰ کے احکامات  
کے حصول کے لیے بنیادی ذرائع ہیں۔

## انفرادی زندگی میں حضور بطور نمونہ عمل

1- بیعت ایک والد  
حضور ایک انتہائی شفیق والد تھے۔ آپ کے

تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھی۔ آپ کے سب عزیز زحمین

میں ہی وفات پا چکے تھے۔ اپنی بیٹیوں کے ساتھ حضور

کا رول بہت متفانہ تھا۔ چاروں بیٹیوں میں حضرت

فاطمہؑ آپ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھی آپ ان

سے انتہائی انسیت تھی۔ جب حضرت فاطمہؑ

شریف لائی تو آپ کھڑے ہو جائے اور انکی بیٹائی پر

بوسہ دے اور ان کو سونے کے لیے حکم دے۔

2- اولاد کی تربیت  
حضرت محمدؐ نے اپنی اولاد کی اس طرح

تربیت فرمائی کہ آٹے والے آملے میں انسانیت کے

لے نمونہ بن گئی۔ حضرت فاطمہؑ کو صحت کی عواضوں

کی سردار کیا جاتا ہے۔ آپ خیا و یا کو امتی کا میسر



تھی۔ ایک دفعہ حضرت حسینؑ اور حضرت حسنؑ کی بیویوں

میں آپس میں لڑائی ہو گئی۔ دونوں حضرت فاطمہؑ کے پاس

آئے اور ایک دوسرے کو موردِ الترام ٹھہرائے گئے

حضرت فاطمہؑ نے فرمایا میں آپس میں جانتی ہوں دونوں

میں سے کون درست ہے لیکن میں اتنا جانتی ہوں

کہ تم دونوں نے ان کے حدود کو توڑا ہے۔ جسے

تھراں میں آتا ہے اور زمین میں ضیاء نہ پھیلاؤ۔

دونوں نے معافی مانگی اور اس کے بعد زندگی میں کبھی لڑائی نہیں

ہی۔

3- ازواجِ مطہرات کے ساتھ سلوک

حضرت کا ایسی ازواجِ مطہرات کے ساتھ بیسیاں

سلوک فرمائے۔ آپ نے ہر زوجہ کو 80 دینے چھوڑ

اور 20 دینے جو دیے تھے۔ اور ہر ایک کو لادو

دینے والی اونٹنی دے رکھی تھی۔ جب بھی سفر پر

جانے کا موقع ہوتا آپ فرج کروانے جیسے نام لگتا

آنگو اپنے ساتھ سفر پر لے جاتے۔ آپ کا معمول تھا

کہ عصر کے بعد ہر ایک زوجہ کے گھر میں شریف لے جاتے

اور انکی شہزادیوں سے معلوم کرتے تھے۔ حضور کا روبرو

انہی لوگوں کے مزاج و نظریات کے سلسلے میں یہ بات عکس ہوئی۔

آپ ان کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹاتے۔ اور ان پر کوئی

سختی نہیں کرتے تھے۔

4- ماحول کی صفائی کے متعلق اسوۂ رسول

آج سے چودہ سال پہلے دنیا کے حالات ایسے تھے

تھے۔ نہ تو خوش منیولز کا بے دریغ استعمال تھا اور

نہ ہی صحتی ترقی اپنے عروج پر تھی لیکن پھر

بھی آپ نے ماحول کی حفاظت کی تعلیم فرمائی۔

آپ نے بھلے دار درخت کا لو کاٹنے سے منع

فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا۔

دو کام ایسے ہیں جنکی وجہ سے انسان کے

اولیٰ نعمت کی جانی ہے۔ ایمانہ نے فرمایا تو

پار رسول اللہ ﷺ کو سے کام ہیں " آپ نے

فرمایا " سایہ دار جگہ پر غلاظت

کرنا۔"

نہی بھی جنکی وجہ سے وقت کی جانی والی نعمتوں

عین دانی کو زیر آلود نہ کرنے کی نصیحت بھی مشاغل

سوتی تھی۔

5- ایک زائد کے لیے اسوہ رسول

حضور کی زندگی میں ایک زائد کے لیے بھی علی

تو نہ موجود ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں

کہ مدینہ شریف آواری کے بعد ہم نے متواتر تین

دو دن کیوں کی روٹی نہیں کھائی۔ اسی طرح متواتر

دو دن جو کی روٹی بھی نہیں کھائی۔ حضرت عائشہ

فرماتی ہیں کہ عیدہ عیدہ ہمارا جو لہا نہیں جلتا

تھا۔ کسی نے سوال کیا تو عزت مآب آپ کا ثرارا

لینے ہوتا تھا، آپ نے فرمایا "مجھ اور دو دودھ

ہے"۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک زائد اور

مبلغ کو اپنی مشن کے تکمیل کے لیے بہت ساری

مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور ایک اچھا

مبلغ اور زائد وہ ہے جو ان لوگوں کو خیرہ

پیشانی اور استقامت سے بہداشت کرے۔

## حضورِ محبتِ معلم

حضورِ محبتِ معلم اپنے بہترین استاد

تھے۔ دنیا کی بہت سی استاد دیکھے لیکن آپ

کی طرح کا استاد نہیں دیکھا۔ زمانہ گواچ لگ

آپ کی طرح کا استاد نصیب نہیں ہوا۔

آپ کا ارشاد ہے۔

”اگر میں معلم بنا کر بھیجی کیا ہوں“

۱۔

ایک کامل استاد

حضورِ ایک کامل استاد تھے۔ آپ

نے قرآن کی تعلیمات کو عملاً کر کے دکھائے۔ حضرت عائشہؓ

فرماتی ہے ”آپ نے قرآن کی جلی پھری تفسیر تھی“

حضور نے اپنے قول و فعل سے کر کے دکھایا اور اپنے

بہ روی کرنے والوں کے لیے مثال نمونہ پیش کیا۔

۲۔

گفتگو کا انداز  
حضور نے گفتگو کا انداز نہایت مؤثر تھا

آپ محترم ملام کرتے، فقیر فقیر کو ملام کرتے۔ نہایت

خوبصورت اور دلچسپی آواز سے گفتگو فرماتے

جو غورا سننے والے دل میں اتر جائے۔ انگریزوں

اپنی بات کو دہرائے یا پھر لجانہ سے سوال کی صورت

میں دریافت کرتے۔ اس طریقہ کار کا مقصد یہ

یوں تھا کہ لجانہ وہ بات ذہن نشین کر لے اور

سائے سائے اس بات کی اہمیت کا اندازہ بھی

یوں لیں۔

تعلیمی اداروں کا قیام

3-

اسلام کے سب سے پہلے تعلیمی ادارہ "دارالافتاء"

تھا جو ایدہ لجانہ کے گھر میں تھا۔ یہاں پر اسلامی

تعلیم دی جاتی ہے اور لجانہ کی نگرانی میں یہ موجود رہی

جائی۔ یہ تعلیمی ادارہ مکہ میں موجود تھا۔ ایدہ

اچھے استاد کی پہچان آسکی تعلیم و نگرانی میں

لے جہاد جہاد ہوئی ہے۔ مکہ کے استیصال کے حالات

میں آپ نے دعوت و تبلیغ اور تعلیم و نگرانی

کا کام جاری رکھا۔ مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد

"صفہ" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ صفہ منبجہ نبوی

کے ایک حصے میں واقع تھا جو شمالی حصہ

میں تھا۔ مدینہ کے انصار، یہاں سے اور نبی مسلم،  
 صلواتوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام صفحہ میں کیا  
 جاتا تھا۔

## بحیثیت سفارت کار

مدینہ میں اسلامی ریاست کو مستحکم  
 کرنے کے بعد آپ نے مختلف ریاستوں کو  
 اسلام کی دعوت دی۔ ان سلطنتوں میں ایران  
 کے کسری اور روم کے ہرقل کو اسلام کی دعوت  
 دینا۔ آپ نے ان حکمرانوں کی طرف  
 خطوط لکھے اور ان خطوط کا اہتمام جبریل علیہ  
 السلام سے ہوتا تھا۔ آپ نے اپنے جید صحابہ کو  
 سفارت کار مقرر کیا اور فائزہ بنا کر ان  
 حکمرانوں کے پاس بھیجا۔ آپ کی مقررہ دور  
 حرکت عملی اور نصیحت کی صورت میں اسلام کا  
 پیغام حکمرانوں کی ریاستوں میں پھیل گیا۔  
 اور لوگوں کو اسلام کے بارے میں معلومات  
 ملنے لگی۔

## امن کے قیام کے لیے اسوہ رسول

اسلام کے آمد سے پہلے دنیا ظلم اور جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ آپ نے بعثت کے بعد ہر طرف روشنی بکھیر دی۔ آپ نے اپنی تعلیمات کے ذریعے سے انسانیت کو آسان اور جامع تعلیمات دی۔ یہ آپ کے تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ عرب کے ریگستان میں رہنے والے لوگ دنیا کی ایک عظیم تہذیب یافتہ قوم بن گئے۔ آپ نے مدینہ شریف آوری کے بعد قریب کے قبائل سے معاہدات کیے۔ مدینہ میں اس وقت صرف بائیس سو مسلمان تھے اور ٹوٹل آبادی دس ہزار تھی۔ آپ نے یہود کے ساتھ معاہدے کیے تاکہ امن قائم ہو سکے۔ اسی تناظر میں حلف الفصول معاہدہ ہوا۔ بعد میں ميثاقِ مدینہ پر دستخط ہوئے جو کہ انسان حقوق کا پہلا چارٹر سمجھا جاتا ہے۔ صلح حدیبیہ بھی حضور کے امن کے لیے

گوشتوں کی ایک لہر میں مثال ہے

## خلافتِ حث

حضور کو دنیا میں انسانوں کی پدایت اور

رہنمائی کے لیے بھیجا گیا تھا۔ آپ نے زندگی بھر

شہد سے متعلق احکامات اور تعلیمات امداد

فرمائی۔ مسلمانوں کا دین تک مکمل نہیں

ہو سکتا جب تک کہ وہ آپ کے تعلیمات پر

عمل پیرا نہ ہو۔ حضور کی زندگی ایک

جامع اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آپ

کے اسوۂ حسنہ کے بغیر انسان کی فلاح

مکمل نہیں ہے۔ آپ ایک لہر میں

معلم، سپہ سالار، سفارت کار اور امن

کے داعی تھے اور ہمیشہ قیامت تک رہیں

گے۔ آج کے اس اقرانقری کے عالم میں آپ

کے تعلیمات پر عمل کر کے آج کل کے محرمات

سے بچا جاسکتا ہے۔

کی محمد سے وفا تو ایم نہیں ہے

یہ جہاں چیز ہے لیا لوح و قلم تیرے ہیں۔